2.92

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنّ الفضل بیدِ اللہ یُؤتیہ من یشاء۔ عسٰی ان یبعثک ربّک مقامًا محمودًا

اللہ اکبر
امام غلام احمد قادیانی

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
"الفضل"
قادیان

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ ۵ـ
ششماہی ۳ـ
سہ ماہی ۱۲ـ

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸ـ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۴ اگست ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۹۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۱ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے سر میں درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد۔ اور کمر درد کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے:۔

کل اور آج تحقیقاتی کمیشن نے مختلف دفاتر کا معائنہ کیا:۔

۲۱ اگست سے مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے مسجد اقصیٰ میں درس القرآن اور درس صرف و نحو شروع کر دیا ہے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں کی بھڑکتی ہوئی آگ کو اپنے آنسوؤں کے پانی سے بجھاؤ

"جس طرح تاریکی کو صرف روشنی ہی دور کرتی ہے۔ اسی طرح گناہ کی تاریکی کا علاج فقط وہ تجلیاتِ الٰہیہ قولی و فعلی ہیں۔ جو معجزانہ رنگ میں پُر زور شعاعوں کے ساتھ خدا کی طرف سے کسی سعید دل پر نازل ہوتی ہیں۔ اور اس کو دکھا دیتی ہیں۔ کہ خدا ہے۔ اور تمام شکوک کی غلاظت کو دور کر دیتی ہیں۔ اور تسلی اور اطمینان بخشتی ہیں۔ پس اس طاقتِ بالا کی زبردست کشش سے وہ سعید آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اس کے سوا جس قدر اور علاج پیش کئے جاتے ہیں سب فضول بناوٹ ہے۔ ہاں کامل طور پر پاک ہونے کے لئے صرف معرفت ہی کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ پُر درد دعاؤں کا سلسلہ جاری رہنا بھی ضرور ہے۔ کیونکہ خدا تعالٰی غنی۔ بے نیاز ہے۔ اس کے فیوض کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایسی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ جو گریہ اور بکا اور صدق اور صفا اور دردِ دل سے پُر ہوں۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ بچہ شیر خوار اگرچہ اپنی ماں کو خوب شناخت کرتا ہے۔ اور اس سے محبت بھی رکھتا ہے۔ اور ماں بھی اس سے محبت رکھتی ہے۔ مگر پھر بھی ماں کا دودھ اُترنے کے لئے شیر خوار بچوں کا رونا بہت کچھ دخل رکھتا ہے۔ ایک طرف بچہ دردناک طور پر بھوک سے روتا ہے۔ اور دوسری طرف اس کے رونے کا ماں کے دل پر اثر پڑتا ہے۔ اور دودھ اُترتا ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالٰی کے سامنے ہر ایک طالب کو اپنی گریہ و زاری سے اپنی روحانی بھوک پیاس کا ثبوت دینا چاہیئے۔ تا وہ روحانی دودھ اُترے۔ اور اسے سیراب کرے۔ غرض پاک و صاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں۔ بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ و زاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب کا اظہار اخلاص

نیروبی ۲۹ جولائی۔ مکرمی جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب جو یوگنڈا میں ایک لمبے عرصہ تک بسلسلہ ملازمت رہنے کے بعد زنجبار کو بوجہ تبدیلی جاتے ہوئے جب نیروبی میں چار روز ٹھہرے۔ احمدی دوست ان کی ملاقات کے لئے نیز ان کے نئے ملک میں کامیاب ہونے کی دعا کرنے کے واسطے آج بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد احمدیہ نیروبی میں ایک جلسہ کی صورت میں جمع ہوئے سب سے پہلے محترمی حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ ازاں بعد شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مشرقی افریقہ نے جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کیا۔ جو یوگنڈا میں سلسلہ ملازمت کے دوران میں وہ کرتے رہے۔ نیز ان کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت کا ذکر فرمایا۔ اور احباب سے درخواست کی۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا زنجبار میں قیام ان کے دین و دنیا کے لئے مبارک کرے۔

اس کے جواب میں جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب نے تقریر کی۔ اور فرمایا شیخ صاحب نے جن توقعات کا میرے متعلق ذکر کیا ہے۔ ان کے متعلق میں ممنون ہوں۔ کچھ عرصہ سے جو میری دلی حالت ہے۔ میں اس کے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری اور فخر الدین صاحب ملتانی سے میرے علی الترتیب رشتہ داری اور دوستانہ تعلقات رہے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے یہ خیال کیا ہے۔ کہ ان کے حالات کی وجہ سے میرے ایمان میں خلل آگیا ہے۔ انہوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک اصول بیان فرمایا ہے۔ جہاں کہا کہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم سچائی کی بنیاد کسی شخصیت پر نہیں ہوتی۔ بلکہ سچائی کو سچائی کی خاطر قبول کیا جاتا ہے۔ میری قادیان میں چوری ہوئی لیکن اس کا مجھ پر کچھ اثر نہیں۔ اموال ہزاروں میرے ہاتھوں میں آئے اور گئے۔ باقی رہا شیخ مصری صاحب کا معاملہ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت ہم نے کئی رشتہ دار چھوڑے لیکن صداقت کو قبول کیا۔ ایسے ہی خلافت ثانیہ کے وقت میرے بھائی جنہوں نے مجھے تعلیم دلائی تھی خلافت کے منکر تھے۔ لیکن میں نے ان سے قطع تعلق رکھا۔ اور رشتہ داری ایمان کے معاملہ میں حائل نہ ہو سکی۔ میں اب بھی اس عہد پر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے اگر آپ لوگوں سے زیادہ نہیں تو آپ لوگوں سے کسی طرح کم بھی قائم نہیں ہوں میں نے جس وقت سے خارج شدگان کے متعلق سنا ہے۔ ان سے خط و کتابت بند کر رکھی ہے۔ اور عنقریب زنجبار میں مقیم ہو کر اپنے بچوں کے متعلق بھی فیصلہ کر لوں گا۔ بالآخر دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ میری دینی اور دنیاوی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔ (نامہ نگار)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۲ اگست ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

1027	Ahmad Sahib Garoet	Java.
1028	Koirsinah Sahibah	" "
1029	Mrs. E. H. Arnold	" "

صیغہ جات تحریک جدید کے متعلق اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ محکمہ تحریک جدید کو مختلف صیغوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ لہٰذا دوستوں کو چاہیئے کہ جس ضرورت کے لئے خط و کتابت کرنا چاہیں اس سے متعلقہ دفتر کے نام خط ارسال کریں۔

ذیل میں صیغہ جات کے ذمہ وار افسر کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

سکرٹری امانت جائداد تحریک جدید۔ تحریک جدید کے مطالبہ نمبر ۲ کے ماتحت جو دوست ماہوار کچھ رقم جمع کرا رہے ہیں۔ اس کے حسابات اور دیگر امور کے متعلق دوست اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ جو دوست اپنے ارسال کردہ وعدہ چندہ تحریک جدید یا ارسال کردہ رقم چندہ کے متعلق کچھ دریافت فرمانا چاہیں۔ وہ اس پتہ سے خط و کتابت کریں۔

ناظم تجارت و ترہات۔ جو دوست بورڈنگ تحریک جدید۔ دارالصناعت یا تجارت بیرون ہند سے متعلقہ کسی امر کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ اس پتہ سے خط و کتابت کریں۔

انچارج تحریک جدید۔ مندرجہ بالا امور کے علاوہ کسی مطالبہ تحریک جدید سے متعلقہ امر کے متعلق خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔

تار کا پتہ۔ دفتر تحریک جدید کے لئے تار کا پتہ رجسٹرڈ صرف "Tahr." ہے۔ لہٰذا صرف Tahr Qadian لکھنا کافی ہوگا۔

نوٹ:۔ دوستوں کو چاہیئے کہ مقررہ عہدوں کے علاوہ دفتری خط و کتابت میں کوئی اور عہدہ جیسے سکرٹری تحریک جدید۔ ناظر تحریک جدید وغیرہ نہ لکھا کریں۔ اس طرح ان کے خطوط متعلقہ محکمہ کو نہیں ملتے۔ انچارج تحریک جدید

انجمن انصار خلافت قادیان کے ٹریکٹ

موجودہ فتنہ کے انسداد کے لئے انجمن انصار خلافت قادیان نے ٹریکٹوں کا ایک مفید سلسلہ شروع کیا ہے۔ چنانچہ پہلا ٹریکٹ بعنوان "خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ہرگز معزول نہیں ہو سکتا" چھپ کر تیار ہے۔ اور دوسرے ٹریکٹ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ اہم مضمون شائع کیا گیا ہے جو ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء کے الفضل میں طبع ہوا۔ یہ ٹریکٹ بھی دو تین روز تک شائع ہو جائے گا۔ ضروری ہے کہ دوسرے ٹریکٹ کو خصوصاً تمام سنجیدہ شریف طبع مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں اور پولیس کے افسروں تک کثرت سے پہنچایا جائے۔ اس لئے جس جس جگہ کے حضرات کو ضرورت ہو وہ مطلع فرمائیں کہ ان کو کس قدر تعداد میں ہر دو ٹریکٹ بغرض اشاعت مفت بھیجے جائیں۔ پتہ مکمل اور خوشخط لکھا جائے جس جس جگہ انصار خلافت کے ممبر ہیں وہاں دفتر خود ٹریکٹ بھیج رہا ہے۔

سکرٹری انجمن انصار خلافت قادیان

293

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شہادت

پولیس کی کارروائی کے خلاف صدائے احتجاج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولیس کی طرف سے زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری جماعت احمدیہ کے نہایت معزز کارکنوں یعنی حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ۔ جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب مولوی فاضل جالندھری کے خلاف حفظ امن کے لئے ضمانتیں لینے کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں شیخ عبدالرحمٰن مصری محمد صادق شبنم۔ عبدالرب پٹھان اور حکیم عبدالعزیز کے خلاف بھی اسی دفعہ کے ماتحت کارروائی کی گئی ہے۔ اس کے متعلق یہی بات جماعت احمدیہ کے لئے نہایت حیرت اور استعجاب کا باعث بن رہی تھی کہ ایسے لوگوں کے مقابلہ میں جو معمولی حیثیت رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ایسے معززین کو کیوں فریق بنایا گیا ہے۔ جو نہایت ذمہ وارانہ پوزیشن رکھتے ہیں۔ اور قیام امن کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت کی یہ سخت رنج دہ بات ہے۔ کہ پولیس نے شیخ عبدالرحمٰن مصری وغیرہ کے خلاف جو مقدمہ دائر کیا ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بطور گواہ رکھا گیا ہے۔ مصری صاحب اور ان کے ساتھیوں کا جماعت احمدیہ کے خلاف طریق عمل ایسا نہیں ہے۔ جس کے لئے پولیس کو گواہ حاصل کرنے میں کسی قسم کی مشکل پیش آتی۔ بیسیوں آدمی پولیس کو ایسے مل سکتے ہیں جو مفصل گواہی دے سکتے۔ اور اصل حالات بیان کر سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں پولیس کا جماعت احمدیہ کے امام اور مقتدا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو گواہوں میں رکھنا سوائے اس کے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ کہ بلاوجہ حضور کو کچہری میں بلا کر حضور کا قیمتی وقت ضائع کیا جائے۔ بلا ضرورت تکلیف دی جائے۔ اور جماعت کے لئے پریشانی کا سامان کیا جائے۔

ضلع گورداسپور کے حکام خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان ایام میں کہ احراریوں نے جماعت کے خلاف سخت اشتعال پیدا کر رکھا ہے۔ کچہری میں بلائے جانے سے لازماً سینکڑوں آدمی تماش بینی کے طور پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور شرارت کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اور اس خطرہ کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کا بھی فرض ہوگا۔ کہ وہ بڑی تعداد میں وہاں جمع ہو جائے۔ اور یہ حالات یقیناً امن پیدا کرنے میں ممد نہ ہوں گے۔ حکومت اس امر سے ناواقف نہیں ہو سکتی۔ کہ گزشتہ احرار ایجی ٹیشن کے موقعہ پر چار پانچ دفعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر حملہ کرنے کے لئے احرار نے آدمی بھجوائے تھے۔ اور ان میں سے بعض کو حکومت کی عدالتوں نے مجرم بھی قرار دیا تھا۔ پس ان حالات میں حضور کو ایک ایسی بلا ضرورت شہادت کے لئے بلوانا یقیناً حکومت کو ایک بہت بڑی ذمہ واری کے نیچے لے آتا ہے۔

پس ہم اس کارروائی کے خلاف سخت رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔ اور گواہوں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نہ رکھے۔ اس سے جماعت احمدیہ کی سخت دل آزاری ہوگی۔ اور امن کے قیام میں جس کی خواہش حکومت اور احمدیہ جماعت کو یکساں ہے۔ لازماً روک پیدا ہوگی۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گو ابھی تک اس خبر کی عام اشاعت نہیں ہوئی۔ ابھی سے ان جماعتوں میں جن کو اس کی خبر ملی ہے۔ سخت تشویش پیدا ہو رہی ہے اور پُرزور احتجاج اور پروٹسٹ کے رزولیوشنز ہمارے پاس پہنچ رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شہادت

چودھری افضل حق صاحب و ایڈیٹر "مجاہد" پر مقدمہ میں

قادیان ۲۲ اگست ۱۹۳۷ء جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ نے چودھری افضل حق صاحب و ایڈیٹر "مجاہد" پر ہتک عزت کا جو مقدمہ سینئر سب جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں دائر کر رکھا ہے۔ اس میں چودھری افضل حق صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو صفائی کا گواہ رکھا تھا۔ سینئر سب جج صاحب نے حضور کی شہادت بذریعہ کمیشن منظور کی۔ چنانچہ جناب عطاء اللہ صاحب قریشی سب جج بٹالہ نے جو اس شہادت کے لئے کمیشن مقرر ہوئے تھے۔ کل ٹاؤن کمیٹی قادیان کے ہال میں حضور کی شہادت قلمبند کی۔ وکیل مدعا علیہ کے سوالات کے جواب میں حضور نے حسب ذیل بیان دیا:۔

میں ۱۹۱۴ء سے خلیفہ ہوں۔ اس وقت کوئی نظارت نہ تھی۔ نظارتیں اپنی موجودہ صورت میں میں نے غالباً ۱۹۲۵ء میں قائم کی تھیں۔ ناظر ہمیشہ میں نامزد کرتا ہوں۔ میں صحیح طور پر نہیں کہہ سکتا۔ کہ چودھری فتح محمد صاحب کب سے ناظر اعلیٰ ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ چھ سات سال سے ہیں۔ اور اس عرصہ میں مسلسل رہے ہیں۔ ناظر اعلیٰ کے فرائض تفصیلاً صدر انجمن احمدیہ مقرر کرتی ہے۔ لیکن اگر میں بھی کبھی ضرورت سمجھوں۔ تو کوئی فرض ان کے ذمہ لگا دیتا ہوں۔ مگر یہ شاذ و نادر ہوتا ہے۔ اس وقت مجھے صرف ایک مثال یاد ہے۔ جب ان کے سپرد ایک خاص کام کیا گیا تھا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ میں نے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ کہ میرے لئے پرائیویٹ سکرٹری کا انتخاب کریں۔ میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ جب چاہوں ناظر اعلیٰ بلکہ جس احمدی کو چاہوں بلا سکتا ہوں۔ ایسے مواقع بھی ہوتے ہیں۔ جب صرف چودھری فتح محمد صاحب کو ہی مشورہ کے لئے بلاؤں۔ مگر اسی وقت جب کوئی کام ان سے متعلق ہو۔ اس وقت میرے ذہن میں ناظر اعلیٰ کے فرائض کی تفصیل نہیں ہے۔ ہاں ان میں سے بعض یاد ہیں۔ وہ صدر انجمن احمدیہ اور ٹرسٹیز کے مابین بطور واسطہ

کام کرتے ہیں۔ پھر وہ سال یا دو سال کے بعد دوسری نظارتوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ یہ ان کے فرائض میں ہے۔ مگر وہ کرتے ہیں یا نہیں میں نہیں کہہ سکتا۔ لوکل اور بیرونی انجمنوں کے عہدیداروں کے انتخابات کی رپورٹ ناظر اعلیٰ کے پاس آتی ہے۔ اور وہ انہیں منظور یا نامنظور کرتے ہیں۔ مختلف ناظر اپنے اپنے دائرہ عمل میں آزاد ہوتے ہیں۔ میں صدر انجمن کا ہیڈ صرف اسی حیثیت سے ہوں کہ میں جماعت احمدیہ کا مذہبی پیشوا ہوں ورنہ میں نہ اس کا ممبر نہ صدر ہوں۔ میرے پاس اس وقت ان فرائض کی کوئی تحریری کاپی نہیں۔ جو صدر انجمن کے ناظر اعلیٰ کے سپرد کئے ہوں میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ جو فرائض میں نے ناظر اعلیٰ کے بتائے ہیں۔ وہ انجمن کے تحریری قواعد میں موجود ہیں۔ میں نے یہ بات تامل کی بناء پر کہی ہے۔ جماعت سے کسی کے اخراج کے متعلق میرا حکم آخری ہوتا ہے۔ اور ایسی باتوں میں مجھ سے استصواب کیا جاتا ہے۔ سوائے بہت ہی شاذ مثالوں کے۔ اس وقت مجھے ایک مثال یاد ہے۔ کہ دو آدمیوں کو مجھ سے استصواب کئے بغیر جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ ان کے نام شاہ عالم اور محمد اسمٰعیل ہیں۔ دونوں سے

ایک ہی وقت میں ایک ہی جرم سرزد ہوا تھا۔ ان سے سوا جو لوگ جماعت سے خارج کئے گئے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ان کے بارہ میں مشورہ لیا گیا ہے۔ اس قسم کے تمام کاغذات اور واقعات ناظر امور عامہ میرے احکام کے لئے میرے پیش کرتے ہیں۔ چودھری فتح محمد صاحب کا ایسے معاملات میں کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ میں عبداللہ المعروف عبداللہ ایرانی کو جانتا ہوں۔ اس نے کئی دفعہ مجھے خطوط لکھے ہیں۔ اور ان کے جواب بھی پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے حسب معمول گئے ہونگے مجھے یاد نہیں کہ ۱۹۳۵ء کے آخر میں اس نے مجھے کوئی خط لکھا یا نہیں عام خط و کتابت کے لئے ہم نے قواعد بنا دیئے ہوئے ہیں۔ اور ان کے ماتحت پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے جواب دے دیئے جاتے ہیں۔ خاص معاملات کے متعلق مجھ سے بھی دریافت کر لیا جاتا ہے بعض اوقات میں جوابات کے لئے ہدایات دیدیتا ہوں۔ اور بعض جواب بھی خود دیتا ہوں اپنی ڈاک میں خود پڑھتا ہوں۔ مجھے علم نہیں۔ کہ عبداللہ ایرانی کبھی سکول میں مدرس مقرر ہوا تھا یا نہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ شخص جماعت میں ہے یا نہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ وہ جماعت

کی ناراضگی کے ماتحت ہے۔ میں محمد امین بخارائی کو جانتا ہوں۔ بعض لوگ ان سے مجاہد بخارا بھی کہتے تھے وہ بخارا میں مشنری ہو کر گیا تھا۔ میں نے ۸ نومبر ۱۹۲۳ء کو ایک تقریر کی تھی۔ جو سولہ نومبر ۱۹۲۳ء کے اخبار الفضل میں درج ہے۔ محمد امین تنخواہ دار مبلغ تھے۔ پہلے مدرس تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی تھی۔ مگر تنخواہ لیتے تھے۔ جب تک کہ ملازمت میں رہے سوائے ان کے پہلے سفر بخارا کے موقعہ کے۔ مگر وہاں سے واپسی پر انجمن نے ان کو معاوضہ دیا تھا (یہ باتیں سماعی ہیں) اس کے بعد بھی وہ بخارا گئے تھے۔ ان کے تیسری بار جانے کے متعلق مجھے یقینی علم نہیں چھ سات سال ہوئے وہ فوت ہو چکے ہیں۔ مجھے اس وقت یاد نہیں کہ انہوں نے وصیت کی ہوئی تھی یا نہیں۔ میں نے کوئی تحقیقات بھی اس کے متعلق نہیں کی۔ اور نہ ہی یہ میرا کام ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ ان کی وفات کے روز میں قادیان میں تھا یا نہیں۔ جس روز یہ لڑائی ہوئی میں سیالکوٹ میں تھا۔ دو تین روز بعد واپس آ گیا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ لڑائی کے چار روز بعد فوت ہوئے۔ میں نے کبھی اسسٹنٹ سرجن بٹالہ کو ان کے علاج کے لئے نہیں بلایا تھا۔

میں کئی بار بہشتی مقبرہ میں گیا ہوں۔ لیکن وہاں پر واقع سب قبروں کو پھر کر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ ان دنوں چودھری فتح محمد صاحب مقبرہ بہشتی کمیٹی کے صدر ہیں۔ اس زمانہ میں تھے یا نہیں۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ یہ اس کمیٹی کے جہاں تک مجھے یاد ہے صدر ہونے سے قبل ممبر کبھی نہیں ہوئے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ قاضی محمد علی مرحوم نے وصیت کی ہوئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاضی محمد علی صاحب مرحوم والا واقعہ ۱۹۳۰ء یا ۱۹۳۱ء میں ہوا تھا۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ ۱۹۳۰ء کے آخر میں چودھری صاحب ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے ہیں۔ میں نے قاضی محمد علی صاحب مرحوم کے واقعہ کے متعلق کوئی تحقیقات نہیں کی تھی۔ یہ عدالت کا کام تھا۔ میں نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی۔ چودھری صاحب اس وقت بھی ناظر اعلیٰ ہیں۔ میں عبد الکریم آف مباہلہ کو جانتا ہوں۔ ان کا یہاں مکان تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ گرایا گیا تھا۔ یا نہیں۔ اب وہ مکان نہیں ہے۔ وہ ۱۹۳۳ء سے قبل یہاں سے جا چکے تھے۔ یہ معلوم نہیں اپنا بوریا بستر ساتھ لے گئے تھے۔ یا نہیں۔ اس کے بعد وہ مجھے کبھی نہیں ملے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر اس زمانہ میں ٹاؤن کمیٹی کے صدر تھے یا نہیں ویسے وہ صدر رہے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس مکان کے انہدام کے متعلق میں نے کوئی خطبہ دیا۔ یا نہیں یہ ضروری نہیں۔ کہ میں ہر ایک اہم واقعہ کے متعلق جو یہاں ہو۔ خطبہ پڑھوں:۔

سوال۔ کیا یہ مشہور ہے۔ کہ چودھری فتح محمد صاحب کسی کے قاتل ہیں؟

جواب۔ نہیں۔ مجھ سے ملنے والے ایسا خیال نہیں کرتے:۔

اس پر لنچ کے لئے کارروائی بند ہوئی۔ اور پھر دو بجے شروع ہوئی۔ اور دوسری نشست میں مندرجہ ذیل بیان ہوا:۔

اگر جماعت میں کوئی شخص منافق ہو۔ تو جب تک وہ ظاہر نہ ہو جائے میں معلوم نہیں کر سکتا۔ چودھری فتح محمد صاحب کا یہ کام نہیں۔ کہ منافقوں کے متعلق میرے پاس رپورٹ کریں۔ ایسی رپورٹیں ناظر امور عامہ اپنے عہدہ کی حیثیت سے کرتے ہیں۔ یا کسی پبلک مین کو کسی کے متعلق علم ہو جائے۔ تو وہ بھی کر دیتا ہے۔ منافق بھی جماعت سے خارج کر دیئے جاتے ہیں۔ پبلک میں سے بعض لوگوں نے قریب کے عرصہ میں منافقوں کے متعلق مجھ سے رپورٹیں کی ہیں۔ احرار کی شورش کے زمانہ میں مجھے بعض رپورٹیں ملی تھیں کہ جماعت میں بعض منافق ہیں۔ مگر ان کے نام نہیں بتائے گئے۔ اگر ایسے لوگوں کا علم ہو جائے۔ تو سلسلہ کے مفاد کے لحاظ سے ایک اہم بات ہے کہ ان کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ مگر چونکہ کوئی معین بات نہ تھی۔ اس لئے میں نے کوئی ایکشن ان افواہوں پر نہیں لیا۔ میں نے صرف یہ افواہ سنی تھی۔ کہ بعض آدمی ہیں۔ جو احرار کو اطلاعات دیتے ہیں۔ اس زمانہ میں منافقین کے متعلق ناظروں کے ذریعہ مجھے کوئی معین اطلاع نہیں ملی۔ احرار قادیان میں جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ۱۹۳۴ء سے آئے ہیں۔ عبد اللہ ایرانی کے متعلق مجھے رپورٹ ملی تھی۔ کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلقات رکھتا ہے جو جماعت سے خارج ہو چکا ہے۔ اس کا نام حبیب الرحمٰن خان کابلی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ وہ جماعت سے خارج کیا جا چکا ہے۔ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل جماعت احمدیہ کے ممبر ہیں۔ وہ گزشتہ تیس پینتیس سال سے یہاں ہیں۔ ایک موقعہ پر مجھ سے رپورٹ کی گئی تھی۔ کہ ان کا تعلق خان کابلی سے ہے۔ اور پھر تحقیقات کے بعد یہ الزام صحیح ثابت ہوا تھا۔ الزام یہ تھا۔ کہ خان کابلی سلسلہ کے خلاف ایک کتاب لکھنا چاہتا ہے۔ اور قاضی اکمل صاحب اسے الفضل کے فائل اور بعض دوسرے اخبار وغیرہ مہیا کرتے ہیں۔ تا وہ اس کتاب کے لئے مواد حاصل کر سکے۔ میں نے اس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ جس کے ممبر چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر چودھری یوسف خان صاحب پلیڈر اور صاحبزادہ محمد طیب خاں صاحب تھے کمیشن نے رپورٹ میرے پیش کی تھی۔ کمیشن کی تحقیقات کے دوران میں بعض اور الزام بھی ان پر لگائے گئے تھے۔ مگر ان کی نوعیت اور تفصیل اور ان کی صحت یا عدم صحت کے متعلق مجھے اس وقت یاد نہیں۔ اغلباً اکمل صاحب محمد امین خان کی تعریف میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ وہ شاعر ہیں اس لئے نظمیں بھی لکھتے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ قاضی اکمل صاحب پر یہ بھی الزام تھا۔ کہ ان کو محمد امین خاں کے ساتھ ہمدردی تھی۔ اور وہ اسے مظلوم سمجھتے تھے۔ اس کے بعد میں نے ایک اور کمیشن مقرر کیا تھا۔ جس کے ممبر مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری تھے۔ کہ پھر اس تحقیقات پر نظر ثانی کرے۔ مبادا کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ان کے لئے یہ سزا تجویز ہوئی تھی۔ کہ ایک تو زمانہ معطلی کی تنخواہ نہ دی جائے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ کم سے کم دو نمازیں روزانہ مسجد میں باجماعت ادا کیا کریں۔ پہلے وہ صدر انجمن کے اخبارات کے مینیجر تھے۔ اور دو رسالوں کے ایڈیٹر تھے۔ ان دونوں سزاؤں کے علاوہ کوئی اور سزا ان کو نہیں دی گئی تھی۔ میں چودھری افضل حق صاحب کو ۱۹۲۷ء سے جانتا ہوں۔ جبکہ وہ مجھے شملہ میں ملے تھے۔ میں اور چودھری افضل حق صاحب سر سکندر حیات خان صاحب کے مکان پر منعقدہ ایک میٹنگ میں شامل ہوئے تھے۔ اس وقت سب ملا کر قریباً پندرہ آدمی موجود تھے۔ اس میں احرار اور جماعت احمدیہ میں مصالحت کے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی تھی:۔

سوال۔ کیا چودھری افضل حق نے اس میٹنگ میں جماعت احمدیہ کے متعلق آپ سے کچھ کہا تھا۔ (اس سوال پر مدعی کے وکلاء کا یہ اعتراض کہ چودھری افضل حق اور چودھری فتح محمد صاحب کے مابین ذاتی عداوت کا کوئی الزام دعوے میں نہیں۔ اور نہ ہی نتیجہ کسی اور شق سے نکالا جا سکتا ہے۔ عدالت نے نوٹ کر لیا)

جواب۔ چودھری افضل حق صاحب نے کہا تھا۔ کہ چونکہ جماعت احمدیہ انتخابات میں میری مخالفت کرتی رہی ہے۔ اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس جماعت کا مقابلہ کیا جائے۔ اور اسے تباہ کر دیا جائے۔ احرار کا رویہ ہمارے خلاف رہا ہے مگر ان کے ذاتی رویہ کے متعلق مجھے علم نہیں۔ مجھے یہ بھی علم نہیں۔ کہ وہ مجلس احرار کے نائب صدر ہیں۔ میں تو انہیں صدر سمجھتا تھا جس آرٹیکل کی بناء پر یہ دعوےٰ ہے۔ وہ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ میرے پاس کبھی کسی نے شکایت نہیں کی۔ کہ چودھری فتح محمد صاحب مجھے تنگ کرتے ہیں میں کنج بہاری لال کا نام جانتا ہوں مگر اسے دیکھا نہیں۔ اس نے اخبار "مشکلکشا" نکالا ہوگا۔ مگر مجھے معلوم نہیں۔ کہ یہ اسی کا اخبار تھا۔ گو میں نے اس کا ایک پرچہ دیکھا تھا۔ لیکن یہ یاد نہیں۔ کہ عبد اللہ ایرانی کا کوئی مضمون اس میں تھا۔ یا نہیں۔ عبد اللہ نے کئی کئی صفحات کے لمبے لمبے خط مجھے لکھے تھے۔ مگر میں ان کو پڑھتا نہیں تھا۔ ابتدا میں بعض خط پڑھے تھے۔ مگر بعد میں سب دفتر میں بھیج دیتا تھا۔ میں نے اس کا کوئی خط ایسا نہیں پڑھا جس میں یہ شکایت ہو۔ کہ چودھری فتح محمد صاحب نے یہ آرٹیکل لکھ کر "مشکلکشا" میں اس کے نام سے چھپوایا ہے۔ اس مضمون کے متعلق میں نے کوئی تحقیقات نہیں کی۔ کہ یہ کس نے لکھا ہے:۔

اس پر وکیل مدعا علیہ نے جرح ختم کر دی اور جناب مرزا عبد الحق صاحب وکیل مدعی کے سوالات کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔ کہ

مجھے معلوم نہیں۔ کہ قادیان کے احمدیوں کو چودھری فتح محمد صاحب کی خود غرضی کی وجہ سے کوئی نقصان پہنچا ہو۔ میرے علم میں کبھی ان کی کوئی خود غرضی نہیں آئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہوں نے مجھے کبھی غلط رستہ پر ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ میں احتیاط کرتا ہوں۔ کہ کوئی شخص مجھے غلط راستہ پر نہ ڈالے۔ یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ ان کا احرار سے کوئی تعلق ہے۔ اگر کسی کے متعلق ایسی بات ثابت ہو جائے۔ تو ایسا شخص ناظر اعلےٰ تو کجا احمدی بھی نہیں رہ سکتا۔ ان کی شہرت بڑی اچھی ہے جماعت احمدیہ سارے ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے۔ مجھے جس ناظر کے متعلق کوئی کام ہو اسے بلا سکتا ہوں۔ صدر انجمن احمدیہ کے صدر چودہری فتح محمد صاحب ہیں۔ میرے ساتھ صدر انجمن احمدیہ کا ویسا ہی تعلق ہے۔ جیسا ہر احمدی کا ہے۔ اخراج از جماعت کے متعلق رپورٹ کرنا ناظر امور عامہ کا کام ہے۔ مجھے قریباً دو سو خطوط روزانہ آتے ہیں۔ جن میں قادیان کے خطوط اور درخواستیں بھی شامل ہیں۔ مرنے سے سال یا دو سال قبل محمد امین خاں کو ملازمت سے موقوف کر دیا گیا تھا۔ موقوفی کے دو سبب تھے۔ ایک یہ کہ وہ سلسلہ کی تبلیغ اچھی طرح نہیں کرتا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اکثر لڑتا جھگڑتا رہتا تھا۔ مبلغ ہونے سے قبل وہ مدرس تھا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں۔ بہشتی مقبرہ میں کئی سو قبریں ہیں۔ جنہیں سے مجھے صرف دس بارہ قبروں کا علم ہے۔ میں نے قاضی محمد علی صاحب کا جنازہ چودہری فتح محمد صاحب کی تحریک پر نہیں بلکہ اپنی مرضی سے پڑھایا تھا۔ چودہری صاحب کے ناظر اعلےٰ ہونے سے قبل بھی بعض لوگ جن کی منافقت ثابت ہو جاتی تھی۔ جماعت سے خارج کئے جاتے تھے۔ مجھے یقینی طور پر علم نہیں۔ کہ میرے زمانۂ خلافت میں کتنے لوگ جماعت سے خارج کئے گئے ہیں مگر بیس سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ ہماری جماعت کی تعداد دس لاکھ ہوگی قریباً آٹھ ہزار خاص قادیان میں ہیں۔ سر سکندر حیات خان صاحب کے مکان پر چودہری افضل حق صاحب کی مذکورۃ الصدر بات کے جواب میں میں نے ہنس کر کہا تھا۔ کہ صرف خدا تعالےٰ ہی کسی جماعت کو تباہ کرنے یا ترقی دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں کر سکتا۔ مجھے ذاتی طور پر چودہری افضل حق صاحب سے کوئی عناد نہیں چودہری فتح محمد صاحب کو بٹالہ مسلم حلقہ سے جماعت احمدیہ کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑا کیا گیا تھا۔ اس حلقہ کے احمدیوں کے نمائندوں نے متفقہ طور پر ان کو کھڑا کیا تھا۔ چودہری صاحب جماعت احمدیہ کے بہت معزز ممبر ہیں۔ اس مضمون میں ع۔ د۔ غ ناظر سے مراد مولوی عبدالغنی صاحب ہیں۔ یہ حروف کسی اور ناظر پر چسپاں نہیں ہو سکتے۔ ی۔ س۔ ف مترجم قرآن سے مراد شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور ہیں۔ پاپائے۔ س۔ ر۔ ش سے مراد مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ جو جامعہ احمدیہ کے پرنسپل ہیں۔ شاعر احمدیت ا۔ ک۔ ل سے مراد قاضی اکمل صاحب ہیں جو شاعر بھی ہیں

بجواب محرر جرح وکیل مدعا علیہ۔

محمد امین خان نے میرے سامنے تسلیم کیا تھا۔ کہ اس نے ایک شخص کو قادیان میں مارا ہے۔ باقیوں کو مارنے کے متعلق میں نے دوسروں سے سنا ہے سوائے زاہد کے کہ اس کو مارنا بھی اس نے تسلیم کیا تھا۔ محمد امین کو صدر انجمن نے میری سفارش پر موقوف کیا تھا۔ میں نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ جس نے سفارش کی تھی کہ اسے موقوف کر دیا جائے۔ میں نے اس سے اتفاق کیا اور کاغذات اپنی سفارش کے ساتھ صدر انجمن کے پاس بھیج دیئے۔ اور اس نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اسے موقوف کر دیا۔ میں احرار کے تمام اصول سے واقف نہیں ہوں۔ احرار کی جو کوششیں اور سرگرمیاں جماعت احمدیہ کے خلاف ہیں۔ ہماری جماعت ان کی مخالف ہے

شعائر اللہ کا احترام ضروری ہے

(رقم زدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب چھوٹے سے بچے تھے۔ دو اڑھائی سال کی عمر ہوگی۔ ایک خادمہ لڑکی نے میاں صاحب کو اٹھایا ہوا تھا۔ اس لڑکی کی ملک غلام حسین صاحب سے کسی بات میں تکرار ہو گئی۔ ملک صاحب اس وقت نان پز کی خدمت پر مقرر تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام خانگی میں شامل تھے۔ اس لڑکی نے کچھ گستاخی کی ہوگی۔ یا کوئی سخت کلمہ بولا ہوگا۔ کہ ملک صاحب نے اسے ایک تھپڑ مارا۔ وہ لڑکی روتی ہوئی اندر چلی گئی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا۔ تو حضور ملک صاحب پر ناراض ہوئے۔ فرمایا یہ بچے شعائر اللہ میں داخل ہیں۔ جب شریف احمد کو اس لڑکی نے اٹھایا ہوا تھا۔ تو اس کا احترام ضروری تھا۔ اور اس وقت اس لڑکی کو مارنا بھی خلاف ادب اور شعائر اللہ کے اکرام کے خلاف تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے اور نہ صرف ان کا بلکہ ان کے خدام کا بھی ایک حد تک احترام مومنین کے واسطے لازمی اور ضروری ہے۔ جن لوگوں نے ایمان کی لذت کو حاصل کیا ہے وہ ضرور ان امور کو نگاہ میں رکھتے ہیں۔ کہ ان سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو۔ جو خلاف ادب ہو کر ان کے واسطے سلب ایمان کا موجب ہو جائے۔

اسی سلسلہ میں ایک اور بات یاد آئی ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بہت آزاد طبیعت آدمی تھے۔ اور اپنی رائے کو ہمیشہ بہت زور اور استقلال کے ساتھ پیش کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ام المومنین نے اپنے مکان کے اندرونی حصہ میں کچھ تغیر کرانا چاہا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب چونکہ حضور کے مکان کے ایک حصہ میں ہی مقیم تھے انہیں یہ تغیر ناپسند تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اپنے پر زور طریق سے اس تغیر کے خلاف دلائل دے کر اس کو رکوانا چاہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب باتیں سنکر فرمایا۔ مولوی صاحب خدا تعالےٰ نے اپنے وعدے کے فرزند ہمیں جس عورت کے بطن سے عطا کئے ہیں۔ اس کا احترام بھی ضروری ہے۔ چونکہ محمود کی اماں یہ تغیر چاہتی ہیں۔ اس واسطے ہم ان کی خواہش کو رد کرنا پسند نہیں کرتے۔ حضرت مولوی صاحب نے اس پر اتفاق کیا۔ اور حضرت ام المومنین کے فرمانے کے مطابق مکان میں مناسب تغیر کیا گیا۔

غرض شعائر اللہ کا ادب و احترام نہایت ضروری ہے۔ اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ ضرور کسی اپنی بدعملی کے سبب ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور ہلاک ہوتے ہیں۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

اعلان متعلق منسوخی وصایا

مندرجہ ذیل موصیوں کی حرکات خلاف تقویٰ بالکل نمایاں ہو چکی ہیں۔ جنکے کہ جس واجب الاطاعت خلیفہ کی بیعت میں تھے۔ اس کی بغاوت کے بدترین جرم کے مرتکب ہوئے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کی شرط ۳ یہ تحریر فرمائی ہے۔ کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو۔ محرمات سے پرہیز کرتا ہو۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔ اس لئے مذکورہ بالا حالات کے ماتحت سیکرٹری مجلس کارپرداز کی رپورٹ پر مجلس کارپرداز نے اپنے اجلاس نمبر ۸ مورخہ ۲-۸-۳۷ میں مندرجہ ذیل وصایا منسوخ کر دی ہیں منشی فخرالدین صاحب ملتانی

295
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ محمودؔ کی رفعت

بشیرِ اوّل —— اور —— بشیرِ ثانی

(۲)

بشیرِ اول کی وفات پر مخالفین کا شور و غوغا

بشیرِ اول جو ۷ر اگست ۱۸۸۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ہاں پیدا ہوا۔ اس کا ۴ر نومبر ۱۸۸۸ء کو وفات پانا تھا۔ کہ مخالفین میں ایک شور مچ گیا اور ان کی طرف سے ازراہِ شرارت یہ مشہور کیا جانے لگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف سے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جس عظیم المرتبت فرزند کے تولد کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا۔ کہ وہ دنیا میں آکر کارہائے نمایاں سرانجام دے گا۔ وہ نعوذ باللہ جھوٹ ثابت ہوئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر" کے زیر عنوان یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں لوگوں کے اوہام فاسدہ کا جواب دیتے ہوئے بالتصریح لکھا۔ کہ ہم نے اپنے کسی اشتہار میں یہ نہیں لکھا۔ کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا ہے اگر کوئی ایسا اشتہار ہو جس میں ہم نے یہ لکھا ہو کہ مصلح موعود یہی بشیر ہے۔ تو مخالفین کو چاہیئے کہ وہ اُسے پیش کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام تحریر فرماتے ہیں:-

"ناظرین پر منکشف ہو کہ بعض مخالفین پسر متوفی کی وفات کا ذکر کر کے اپنے اشتہارات و اخبارات میں طنز سے لکھتے ہیں۔ کہ یہ وہی بچہ ہے۔ جس کی نسبت اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ر اگست ۱۸۸۷ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی۔ بعضوں نے اپنی طرف سے افترا کر کے یہ بھی اشتہار میں لکھا کہ اس بچہ کی نسبت یہ الہام بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ بادشاہوں کی بیٹیاں بیاہنے والا ہو گا۔ لیکن ناظرین پر منکشف ہو۔ کہ جن لوگوں نے یہ نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے بڑا دھوکا کھایا ہے۔ یا دھوکا دینا چاہا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ماہ اگست ۱۸۸۷ء تک جو پسر متوفی کی وفات کا مہینہ ہے۔ جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں..... ان میں سے کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی پیش نہیں کر سکتا۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو۔ کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا۔ جو فوت ہو گیا ہے۔ بلکہ ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کا اشتہار اور نیز ۷ر اگست ۱۸۸۷ء کا اشتہار کہ جو ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کی بناء پر اور اس کے حوالہ سے بروز تولدِ بشیر شائع کیا گیا تھا۔ صاف بتلا رہا ہے۔ کہ ہنوز الہامی طور پر تصفیہ نہیں ہوا۔ کہ آیا یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ یا کوئی اور ہے...... خلاصہ کلام یہ کہ ہر دو اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ر اگست ۱۸۸۷ء مذکورہ بالا اس ذکر و حکایت سے بالکل خاموش ہیں۔ کہ لڑکا پیدا ہونے والا کیسا اور کن صفات کا ہے۔ بلکہ یہ دونوں اشتہار صاف شہادت دیتے ہیں۔ کہ ہنوز یہ امر الہام کے رو سے غیر منفصل اور غیر مصرح ہے۔ ہاں یہ تعریفیں جو اوپر گذر چکی ہیں۔ ایک آنے والے لڑکے کی نسبت عام طور پر بغیر کسی تخصیص و تعیین کے اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں ضرور بیان کی گئی ہیں۔ لیکن اس اشتہار میں کسی جگہ نہیں لکھا۔ کہ جو ۷ر اگست ۱۸۸۷ء کو لڑکا پیدا ہو گا۔ وہی مصداق ان تعریفوں کا ہے۔ بلکہ اس اشتہار میں اس لڑکے کے پیدا ہونے کی کوئی تاریخ مندرج نہیں۔ کہ کب اور کس وقت ہو گا۔ پس ایسا خیال کرنا کہ ان اشتہارات میں مصداق ان تعریفوں کا اسی پسر متوفی کو ٹھہرایا گیا تھا۔ سراسر ہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے۔ یہ سب اشتہارات ہمارے پاس موجود ہیں۔ اور اکثر ناظرین کے پاس موجود ہوں گے۔ مناسب ہے کہ ان کو غور سے پڑھیں۔ اور پھر آپ ہی انصاف کریں۔ جب یہ لڑکا جو فوت ہو گیا ہے۔ پیدا ہوا تھا۔ تو اس کی پیدائش کے بعد صدہا خطوط اطرافِ مختلفہ سے بدیں استفسار پہنچے تھے۔ کہ کیا یہ وہی مصلح موعود ہے۔ جس کے ذریعہ سے لوگ ہدایت پائیں گے۔ تو سب کی طرف یہی جواب لکھا گیا تھا۔ کہ اس بارے میں صفائی سے اب تک کوئی الہام نہیں ہوا..... سو تعجب اور نہایت تعجب کہ جس حالت میں ہم اب تک پسر متوفی کی نسبت الہامی طور پر کوئی رائے قطعی ظاہر کرنے سے بکلی خاموش اور ساکت رہے۔ اور ایک ذرہ سا الہام بھی اس بارے میں شائع نہ کیا۔ تو پھر ہمارے مخالفوں کے کانوں میں کس نے پھونک مار دی۔ کہ ایسا اشتہار ہم نے شائع کر دیا ہے...... اس جگہ بعض نادان مسلمانوں کی حالت پر بھی تعجب ہے۔ کہ وہ کس خیال پر وساوس کے دریا میں ڈوبے جاتے ہیں۔ کیا کوئی اشتہار ہمارا اُن کے پاس ہے۔ کہ جو ان کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ہم اس لڑکے کی نسبت الہامی طور پر قطع کر چکے تھے۔ کہ یہی عمر پانے والا اور مصلح موعود ہے۔ اگر کوئی ایسا اشتہار ہے۔ تو کیوں پیش نہیں کیا جاتا۔ ہم ان کو یاد دلاتے ہیں کہ ایسا اشتہار ہم نے کوئی شائع نہیں کیا..... اگر ہمارے ایسے اشتہارات ان کی نظر سے گذرے ہوتے جن میں ہم نے قیاسی طور پر پسر متوفی کو مصلح موعود اور عمر پانے والا قرار دیا ہوتا۔ تب بھی ان کی ایمانی سمجھ اور عرفانی واقفیت کا مقتضا یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ یہ ایک اجتہادی غلطی ہے۔ کہ جو کبھی کبھی علماء ظاہر و باطن دونوں کو پیش آجاتی ہے یہاں تک کہ اولوالعزم رسول بھی اس سے باہر نہیں ہیں۔ مگر اس جگہ تو کوئی ایسا اشتہار بھی شائع نہیں ہوا تھا۔ محض دریا نادیدہ موزہ از پا کشیدہ پر عمل کیا گیا"

(تبلیغ رسالت جلد اول ص۱۲۱ تا ۱۲۹)

بشیرِ اوّل کی بلندیٔ فطرت اور علوِ استعداد کا الہامات میں ذکر

غرض بشیرِ اول کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یہ کہیں نہیں لکھا تھا۔ کہ وہ مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ ہاں جیسا کہ آپ کی تحریرات سے ثابت ہے۔ بشیرِ اول کی بہت سی ذاتی بزرگیاں الہامات میں بیان کی گئی تھیں۔ جو اس کی پاکیزگیٔ روح اور بلندیٔ فطرت اور علوِ استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کے متعلق تھیں۔ اور اس کی کاملیتِ استعدادی سے علاقہ رکھتی تھیں۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں۔ کہ الہام الٰہی میں بشیر اول کے نام "مبشر اور بشیر اور نور اللہ صیّب۔ اور چراغ دین وغیرہ مشتمل کاملیتِ ذاتی اور روشنیٔ فطرت کے رکھے گئے ہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد اول ص۱۲۴)

اسی طرح فرماتے ہیں:-

خدا تعالےٰ نے بعض الہامات میں یہ بھی ظاہر کیا تھا۔ کہ یہ لڑکا جو فوت ہو گیا ہے ذاتی استعدادوں میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور دنیوی جذبات بکلی اس کی فطرت سے مسلوب اور دین کی چمک اس میں بھری ہوئی ہے۔ اور روشن فطرت اور عالی گوہر اور صدیقی روح اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کا نام بارانِ رحمت اور مبشر اور بشیر اور یداللہ بجلال و جمال وغیرہ اسماء بھی ہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد اول ص۱۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض "بلحاظ صفائی استعداد اور نورانیت اصل جوہر و مناسبت تامہ دینی کے پسر متوفی کے الہام میں وہ نام رکھے گئے تھے جو ابھی ذکر کئے گئے ہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۲۹)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس لڑکے (یعنی بشیر اول) کی پیدائش کے بعد اس کی طہارت باطنی اور صفائی استعداد کی تعریفیں الہام میں بیان کی گئیں اور پاک اور نور اللہ اور ید اللہ اور مقدس اور بشیر اور خدا با ماست اس کا نام رکھا گیا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۶۵)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے پسر متوفی کے اپنے الہام میں کئی نام رکھے ان میں سے ایک بشیر اور ایک عنمو ائیل اور ایک خدا با ماست و رحمت حق با ماست اور ایک ید اللہ بجلال و جمال ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۱۶۵)

پھر فرماتے ہیں۔

"اس کی تعریف میں ایک یہ الہام ہوا کہ جاءک النور و ھو افضل منک یعنی کمالات استعدادیہ میں وہ تجھ سے افضل ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۱۶۵)

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دو سعید لڑکوں کی خبر

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باعلام الہی سبز اشتہار میں یہ حقیقت بھی واشگاف فرمائی۔ کہ بشیر اول کے کمالات کا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بھی ذکر آتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول حاشیہ صفحہ ۱۳۷)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول حاشیہ صفحہ ۱۴۱)

پھر ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء کے مکتوب میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا ... جو آسمان سے آتا ہے یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جائے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور اخیر تک اس کی تعریف ہے .. ... بیس فروری کی پیشگوئی .... دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔ اور پھر بعد میں .... الہام نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔"

(تذکرہ حاشیہ صفحہ ۱۴۰)

غرض اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی یہ الہامی عبارت کہ "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنمو ائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۵۹) بشیر اول کے متعلق ہے اور اس میں اسے عنمو ائیل۔ بشیر۔ نور اللہ اور رجس سے پاک قرار دیا گیا ہے۔

صفائی استعداد کی خبر دل کے لئے ظہور فی الخارج کوئی ضروری امر نہیں

غرض یہ تمام الہامات بشیر اول کے استعدادی کمالات کے متعلق تھے۔ لیکن جیسا کہ ہر شخص ان الہامات کو دیکھ کر معلوم کر سکتا ہے۔ ان میں سے ایک الہام بھی ایسا نہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ عمر پائے گا یا یہ کہ وہ وہی مصلح موعود ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وعدہ دیا گیا تھا بے شک جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ "ان فضائل ذاتیہ کے تصور کرنے سے شک کیا جاتا تھا۔ کہ شاید یہی لڑکا مصلح موعود ہو گا۔ مگر وہ شکی تقریر ہے جو کسی اشتہار کے ذریعہ سے شائع نہیں کی گئی۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۲۹) اس کے علاوہ کسی بچے کے ذاتی فضائل کے اظہار سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ عمر پانے والا بھی ہو چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے اس کی صفات ظاہر کیں۔ یہ سب اس کی صفائی استعدادت کے متعلق ہیں۔ جن کے لئے ظہور فی الخارج کوئی ضروری امر نہیں۔ اس عاجز کا مدلل اور معقول طور پر یہ دعویٰ ہے۔ کہ جو بنی آدم کے بچے طرح طرح کی قوتیں لے کر اس مسافرخانہ میں آتے ہیں۔ خواہ وہ بڑی عمر تک پہنچ جائیں اور خواہ وہ خوردسالی میں ہی فوت ہو جائیں۔ اپنی فطرتی استعدادت میں ضرور باہم متفاوت ہوتے ہیں۔ اور صاف طور پر امتیاز بین ان کی قوتوں اور خصلتوں اور شکلوں اور ذہنوں میں دکھائی دیتا ہے۔ جیسا کہ کسی مدرسہ میں اکثر لوگوں نے بعض بچے ایسے دیکھے ہونگے جو نہایت ذہین اور فہیم اور تیز طبع اور زود فہم ہیں۔ اور علم کو ایسی جلدی سے حاصل کرتے ہیں کہ گویا جلدی سے ایک صف لپیٹتے جاتے ہیں۔ لیکن ان کی عمر وفا نہیں کرتی اور چھوٹی عمر میں ہی مر جاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ نہایت غبی اور بلید اور انسانیت کا بہت کم حصہ اپنے اندر رکھتے ہیں اور موہنہ سے رال ٹپکتی ہے اور وحشی سے ہوتے ہیں اور بہت سے بوڑھے اور پیر فرتوت ہو کر مرتے ہیں۔ اور بباعث سخت نالیاقتی فطرت کے جیسے آئے ویسے ہی جاتے ہیں۔ غرض ہمیشہ اس کا نمونہ ہر ایک شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ بعض بچے ایسے کامل الخلقت ہوتے ہیں۔ کہ صدیقوں کی پاکیزگی اور فلاسفروں کی دماغی طاقتیں اور عارفوں کی روشن ضمیری اپنی فطرت میں رکھتے ہیں اور ہونہار دکھائی دیتے ہیں مگر اس عالم بے ثبات میں رہنا نہیں پاتے اور کئی ایسے بچے بھی لوگوں نے دیکھے ہونگے کہ ان کے لچھن اچھے نظر نہیں آتے اور فراست حکم کرتی ہے کہ اگر وہ عمر پاویں تو پرلے درجہ کے بدذات اور شریر اور جاہل اور ناحق شناس نکلیں۔ ابراہیم لخت جگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خوردسالی میں یعنی سولہویں مہینے میں فوت ہو گئے۔ اس کی صفائی استعداد کی تعریفیں اور اس کی صدیقانہ فطرت کی صفت وثنا احادیث کے رو سے ثابت ہے ایسا ہی وہ بچہ جو خوردسالی میں حضرت خضر نے قتل کیا تھا۔ اس کی خباثت جبلی کا حال قرآن شریف کے بیان سے ظاہر ہے۔ کفار کے بچوں کی نسبت کہ جو خوردسالی میں مر جاتے ہیں۔ جو کچھ تعلیم اسلام ہے وہ بھی درحقیقت اسی قاعدہ کے رو سے ہے کہ بوجہ اس کے کہ الولد سر لابیہ ان کی استعدادات ناقصہ ہیں۔ غرض بلحاظ صفائی استعداد اور نورانیت اصل جوہر و مناسبت تامہ دینی کے پسر متوفی کے الہام میں وہ نام رکھے گئے تھے جو ابھی ذکر کئے گئے ہیں۔ اب اگر کوئی تحکم کی راہ سے کھینچ تان کر ان ناموں کو عمر دراز ہونے کے ساتھ وابستہ کرنا چاہے۔ تو یہ اس کی شرارت ہوگی۔ جس کی نسبت کبھی ہم نے کوئی یقینی اور قطعی رائے ظاہر نہیں کی۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۲۷ تا ۱۲۹)

296

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس تحریر سے اس شبہ کا بکلی ازالہ ہو جاتا ہے۔ جو بعض لوگ کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر بشیر اول ایسا ہی تھا جیسا کہ الہام الٰہی نے بتایا۔ تو اس نے بڑی عمر کیوں نہ پائی

مصلح موعود کے متعلق دو اور پیشگوئیاں

ضمناً ان متذکرۃ الصدر حوالجات سے جن میں سے ایک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی"

(تبلیغ رسالت جلد اول حاشیہ صفحہ ۱۳۷)

اور دوسرے میں بار بار مصلح موعود کے ساتھ "عمر پانے والا" (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۲۲۱ و صفحہ ۱۲۷) کے الفاظ کا اضافہ فرمایا ہے۔ یہ امر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ علاوہ ان فضائل و محاسن کے جن کا مصلح موعود میں پایا جانا الہام الٰہی نے بتایا ہے۔ یہ دو خوبیاں بھی اس میں ہونگی۔ کہ

(۶۹) وہ سعید ہوگا۔

(۷۰) وہ عمر پانے والا ہوگا۔

بشیر اول کی وفات کے متعلق پہلی پیشگوئی

اسی ضمن میں اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بشیر اول کی وفات غیر متوقع نہیں تھی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں سے قبل از وقت یہ امر مترشح ہو رہا تھا کہ یہ لڑکا اب جلد وفات پانے والا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"بشیر احمد کی موت ناگہانی طور پر نہیں ہوئی۔ بلکہ اللہ جلّ شانہ نے اس کی وفات سے پہلے اس عاجز کو اپنے الہامات کے ذریعہ سے پوری پوری بصیرت بخش دی تھی۔ کہ یہ لڑکا اپنا کام کر چکا ہے۔ اور اب فوت ہو جائیگا بلکہ جو الہامات اس پسر متوفی کی پیدائش کے دن میں ہوئے تھے۔ ان میں بھی اجمالی طور پر اس کی وفات کی نسبت بُو آتی تھی۔ اور مترشح ہوتا تھا۔ کہ وہ خلق اللہ کے لئے ایک ابتلائے عظیم کا موجب ہوگا۔ جیسا کہ یہ الہام انا ارسلناہ شاھداً و مبشراً و نذیراً کصیّب من السماء فیہ ظلمات و رعدٌ و برق کل شیءٍ تحت قدمیہ یعنی ہم نے اس بچہ کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے۔ اور یہ اس بڑے مینہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں۔ اور رعد اور برق بھی ہو۔ یہ سب چیزیں اس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو اس کی موت سے مراد ہے۔ ظہور میں آجائیں گی۔ سو تاریکیوں سے مراد آزمائش اور ابتلا کی تاریکیاں تھیں جو لوگوں کو اس کی موت سے پیش آئیں۔ اور ایسے سخت ابتلا میں پڑ گئے۔ جو ظلمات کی طرح تھا۔ اور آیت کریمہ واذا اظلم علیھم قاموا کے مصداق ہو گئے"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۳۵ و ۱۳۶)

دوسری پیشگوئی

پھر فرماتے ہیں:-

"بشیر کی موت نے جیسا کہ اس پیشگوئی کو پورا کیا۔ ایسا ہی اس پیشگوئی کو بھی کہ جو ۲۰ر فروری کے اشتہار میں ہے۔ کہ بعض بچے کم عمری میں فوت ہونگے"

(" صفحہ ۱۳۸)

اس کی مزید تشریح ان الفاظ میں فرماتے ہیں:-

"ہمارے اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں بعض ہمارے لڑکوں کی نسبت یہ پیشگوئی موجود تھی۔ کہ وہ کم عمری میں فوت ہوں گے۔ پس سوچنا چاہیئے کہ اس لڑکے کی وفات سے ایک پیشگوئی پوری ہوئی۔ یا جھوٹی نکلی"

(ایضاً حاشیہ صفحہ ۱۴۰)

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں متذکرۃ الصدر پیشگوئی ان الفاظ میں موجود ہے کہ

"میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہونگے"

(ایضاً صفحہ ۶۰)

اسی پیشگوئی کا آپ نے محولہ بالا سطور میں ذکر فرمایا ہے۔

تیسری اور چوتھی پیشگوئی

پھر بشیر اول کی وفات کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں:-

"جس قدر ہم نے لوگوں میں الہامات شائع کئے اکثر ان کے اس لڑکے کی وفات پر دلالت کرتے تھے۔ چنانچہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کی یہ عبارت کہ ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے یہ مہمان کا لفظ درحقیقت اسی لڑکے کا نام رکھا گیا تھا۔ اور یہ اس کی کم عمری اور جلد فوت ہونے پر دلالت کرتا تھا۔ کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے۔ جو چند روز رہ کر چلا جائے۔ اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ اور جو قائم مقام ہو۔ اور دوسروں کو رخصت کرے۔ اس کا نام مہمان نہیں ہو سکتا۔ اور اشتہار مذکور کی یہ عبارت کہ وہ رجس سے (یعنی گناہ سے) بکلی پاک ہے۔ یہ بھی اس کی صغر سنی کی وفات پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیئے۔ کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے۔ وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے۔ کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں۔ اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ "اس کے ساتھ فضل ہے۔ کہ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا"

(حاشیہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۴۱)

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد کمر درد کرتا رہتا ہے۔ کام کاج کرتے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک دو روپے (عہ) محصول ۷ر کل ۲ہ

میرا پتہ۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ۔ لاہور

اطلاع

اردو خلاصہ صدرا از جناب قاضی محمد زاہد صاحب فاضل دیوبند قیمت ۱۲ر
اردو خلاصہ شرح نخبۃ الفکر از حاجی فضل کریم منشی فاضل مولوی فاضل " ۵ر
" " مطول " " " " " " ۸ر
" شمس البازغہ تا بحث حرکت از مولانا محمد صاحب فاضل دیوبند مولوی فاضل منشی فاضل " ۵ر
اکمل التوضیح اور حل تصریح شرح تشریح قیمت ۵ر
علاوہ ازیں کتب نصاب امتحان مولوی۔ مولوی عالم۔ مولوی فاضل۔ منشی۔ منشی عالم منشی فاضل ادیب۔ ادیب عالم ادیب فاضل پنجاب یونیورسٹی مع کتب امدادی عمدہ و بارعایت خریدیں
نیازمندان:- شیخ جان محمد اللہ بخش تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پُر جلال تحدی

غرض بشیر اول کی پیدائش اور اس کی وفات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہوئی۔ اور اس ضمن میں مخالفین نے جس قدر اعتراضات کئے وہ سب قلتِ تدبر اور کوتاہی علم کا نتیجہ تھے۔ جن کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت مسکت اور مدلل جوابات دئے اور ثابت کر دیا کہ مصلح موعود کے حق میں جو عظیم الشان پیشگوئی ہے وہ بشیر اول کے متعلق نہیں بلکہ اس کا مصداق کوئی اور سعید لڑکا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق مقررہ میعاد میں ضرور پیدا ہوگا۔ چنانچہ آپ نے نہایت تحدی اور جلال کے ساتھ یہ اعلان فرمایا۔ کہ

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے"

(تبلیغ رسالت جلد اول حاشیہ صفحہ ۱۲۷)

دنیا نے اس پُر جلال اعلان کو جس میں مصلح موعود کو (۱) دوسرا بشیر قرار دیا گیا تھا اور (۲) جس کا پیارا نام محمود بتایا گیا تھا۔ اپنے کانوں سے سنا اور اپنے دل کے کونوں میں اسے جگہ دی اور حیرت اور بے تابی کے ساتھ اس نے آسمان کی طرف اپنی نظریں اٹھائیں۔ اور وہ اس بات کا انتہائی شوق کے ساتھ انتظار کرنے لگی۔ کہ دیکھیں پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

وصیتیں

نمبر ۸۴۲۷:۔ منکہ رحمت علی ولد چودھری قاسم علی ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن تلون ڈاک خانہ خاص تحصیل پھلور ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ کیونکہ ابھی میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ ہماری جدی جائداد زمین مکان وغیرہ تقسیم نہیں ہوئے البتہ ان کی وفات پر جس قدر جائداد میرے حصہ میں آئے گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۲۔ اس وقت میرا گذارہ مبلغ پچیس روپے ماہوار آمد پر ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت لکھدی تاکہ سند رہے۔

العبد:۔ رحمت علی کلرک محمد آباد سٹیٹ ڈاک خانہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد:۔ ملک گل محمد اسسٹنٹ ایجنٹ و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ محمد آباد سٹیٹ۔ گواہ شد:۔ محمد طفیل خان محمد آباد اسٹیٹ

نمبر ۸۵۰۴:۔ منکہ عالم بی بی زوجہ چوہدری فضل احمد ساکن لگرالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۶ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی اندازاً ۱/۲ ۳ تولہ قیمتی مطابق نرخ حال ۸۲/۱۰/- (اسا عبد ۱۰/۱) نیز زیور نقرئی اندازاً وزنی ۱۸۰ تولے قیمتی مطابق نرخ حال ۹۵/- علاوہ ازیں میرا ایک زیور طلائی قیمتی ۲۰۰/- روپیہ شوہرم بیچ کر اپنے مصرف میں لایا ہوا ہے۔ اور میرا حق مہر جو دراصل رواج عام کے مطابق صرف پندرہ یا سولہ روپے تھا اور جس کو شوہرم نے بڑھا کر اب ۱۶۰/- روپے منظور کیا ہے۔ یعنی کل ۳۶۰/- نقد شوہرم سے واجب الوصول ہیں۔ جن کی نسبت ان کا اقرار ہے۔ کہ تحریک جدید سہ سالہ کی امانت فنڈ میں جو رقم جمع ہو رہی ہے۔ اس سے ادا کر دیں گے۔ پس کل اندازہ میری جائداد کا ۹۳۸ روپے ۸ آنے ہے۔ جس کے دسویں حصہ یعنی ۹۳/۱۳/۹/- کی نسبت صدر انجمن احمدیہ میں ادا کرنے کی وصیت کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ العبد:۔ عالم بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ فضل احمد اے۔ ڈی۔ آئی آف سکولز خاوند موصیہ کیمبل پور۔ گواہ شد:۔ محمد نواز خان احمدی انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز

۲۵ ویں سالگرہ کی خوشی میں رعایت

یکم اگست سے ۳۱ راگست تک تمام ادویات پونی قیمت پر ملینگی یہاں اصلی قیمتیں درج ہیں

اگر آپ کو ہماری مجرب و آزمودہ دواؤں سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں ملا۔ تو آج ہی کارڈ بھیج کر فہرست دواخانہ مفت منگوالیں۔

شربت مقوی اعضاء مقویات کا شہنشاہ ہے اصل قیمت چار روپے	**طلائے نادر** مجلوقین کے بیرونی نقائص دور کرتا ہے۔ اصل قیمت چار روپے	**اکسیر فاسفیٹ** پیشاب کی جلن کو دور کرتی ہے اصل قیمت دو روپے چار آنہ
مفرح دلکشا مرواریدی اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ اصل قیمت ۵ تولہ پانچ روپے	**حب دافع جریان و احتلام** اس سے بہتر کوئی دوا نہ ملیگی اصل قیمت فی بکس ایک روپیہ	**روح جیون بوٹی** مقوی باہ۔ ممسک۔ مشتہی اصل قیمت دو روپے۔
کالی مرہم پھوڑے پھنسی کیلئے قدیم و معتبر نسخہ ہے۔ اصل قیمت ایک روپیہ	**سرمہ ممیرا کراماتی** بینائی کو قوت دیتا ہے اصل قیمت فی تولہ دو روپے	**نزدل** زکام کا ایک روزہ علاج اصل قیمت ایک روپیہ

دواخانہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما موچی دروازہ لاہور

297
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیمبلپور. گواہ شد :۔ میاں جان محمد امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور

نمبر ۴۸۵۲ منکہ حسین بی بی زوجہ مستری نور احمد قوم ترکھان پیشہ معماری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان محلہ دار الرحمت بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۷/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد زیور وغیرہ سوائے حق مہر مبلغ تین سو روپیہ کے نہیں وہ بھی مجھ کو ابھی تک دیا نہیں گیا۔ وہ میرے خاوند مستری نور احمد صاحب کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ نیز یہ کہ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ لہٰذا یہ چند حروف بطور وصیت نامہ تحریر کر دئے۔ کہ سند رہے۔

العبد :۔ حسین بی بی زوجہ مستری نور احمد قادیان محلہ دار الرحمت۔ گواہ شد : نور احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد :۔ نور محمد کلرک نظارت بیت المال بقلم خود

نمبر ۴۸۵۱ منکہ نور احمد ولد مستری نور الدین قوم ترکھان پیشہ معماری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۷/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں یہاں معماری کا کام کرتا ہوں۔ اور روزانہ ایک روپیہ کماتا ہوں۔ مہینہ میں جس قدر میری آمدنی ہو گی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز یہ کہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ لہٰذا یہ چند حروف بطور وصیت نامہ تحریر کر دیئے ہیں۔ کہ سند رہے۔ العبد :۔ مستری نور احمد بقلم خود

حب اٹھر (دوائی اٹھرا) رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہچکیاں درد پسلی۔ یا نمونیہ۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱/- مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر :۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

گواہ شد :۔ خیر الدین سیکھوانی مختار عام بقلم خود

گواہ شد :۔ نور محمد کلرک بیت المال قادیان دارالامان۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب ایڈیشنل سب جج صاحب درجہ چہارم تلہ گنگ مقام چکوال

مقدمہ دیوانی ۵۷ ۱۹۳۶ء

چانن لعل ولد نرنجن داس قوم کھتری سکنہ تلہ گنگ

بنام

شاہ گل حسین محمد شاہ احمد شاہ پسران فضل شاہ اقوام سید سکنائے نکہ کوٹ تحصیل تلہ گنگ۔

دعویٰ ۳۰۰/۱/۱۰ روپے دو قطعہ رہنات

بنام محمد شاہ ولد فضل شاہ قوم سید سکنہ نکہ کوٹ تحصیل تلہ گنگ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محمد شاہ مدعا علیہ مذکور پر تعمیل سمن بطریق معمولی نہیں ہو سکتی ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام محمد شاہ مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر محمد شاہ مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۵/۱۰/۳۶ کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۸/۸/۳۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب درجہ چہارم مقام چکوال

مقدمہ دیوانی ۵۱۶ ۱۹۳۶ء

فرم ایشر داس جگجیت سنگھ واقعہ بھیں تحصیل چکوال

بنام

پیر نور حسین شاہ سکنہ ہر دو سایہ تحصیل چکوال

دعویٰ ۲۱۸/۱۲ بروئے پرونوٹ

بنام پیر نور حسین شاہ ولد پیر مہتاب شاہ ذات پیر قریشی سکنہ ہر دو سایہ تحصیل چکوال حال بمقام گاہتی ڈاکخانہ صدر تحصیل چنڈر ریاست پونچھ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی پیر نور حسین شاہ مدعا علیہ مذکور پر تعمیل سمن بطریق معمولی نہیں ہو سکتی ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام پیر نور حسین شاہ مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر پیر نور حسین شاہ مذکور تاریخ ۵/۱۰/۳۶ کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۸/۸/۳۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جموں ۲۱ اگست۔ جموں میں ستیہ گرہ پورے زور سے جا رہی ہے۔ تمام ہندوؤں اور سکھوں کی دوکانیں بند ہیں۔ باہر سے جتھے پہنچ رہے ہیں۔ بیرونجات کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہر قصبہ میں ہڑتال ہے۔ آج ۷ ادا لیڈروں کو گرفتار کیا گیا۔ جن میں سے پانچ کو بعد میں چھوڑ دیا گیا۔ لنگر دوبارہ جاری کر دیئے گئے ہیں۔ مہاراجہ بہادر کو تار دیا گیا ہے کہ وہ جموں میں آکر ہندوؤں کی حالت دیکھیں۔ ۲۶ آدمی جو حوالات میں تھے سنٹرل جیل میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔ مناور کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک ہندو نوجوان کو اس کے والدین نے جتھے میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی جس پر اس نے دریائے چناب میں چھلانگ لگا کر جان دے دی۔

فتح جنگ ۲۱ اگست۔ ہائیکورٹ کے اس فیصلہ کے بعد کہ دس اور ڈیڑھ بجے کے درمیان ودنل نالہ سے سکھ پانی لے سکتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسلمانوں کو زیر دفعہ ۱۴۴ حکم دیا ہے کہ وہ ان اوقات میں نالہ پر نہ جایا کریں

پشاور بذریعہ ڈاک ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہرات اور مزار شریف کے قریب روسی فوجوں کا اجتماع ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں حکومت افغانستان نے ہرات اور مزار شریف کے گورنروں کو کابل میں طلب کیا اور سیاسی معاملات پر اہم گفتگو اور تبادلہ خیالات کے بعد انہیں فوراً ان کے ہیڈ کوارٹرز کی طرف روانہ کر دیا گیا۔ پبلک میں روس کے اس اقدام سے خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے

مدراس ۲۰ اگست۔ آنریبل مسٹر سی راجگوپال آچاریہ وزیر اعظم مدراس نے تمام سرکاری ملازموں کے نام ایک کھلی چٹھی ارسال کی ہے جس میں ان سے اپیل کی ہے کہ وہ کھدر پہنا کریں اس چٹھی میں انہوں نے لکھا ہے کہ کھدر کسی خاص پولیٹیکل پارٹی کا امتیازی نشان نہیں جیسا کہ غلط طور پر سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ ہندو مسلم اتحاد کی نشانی ہے۔ نیز کھدر پہننا دیہاتی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور غریبوں کو روزی مہیا کرنے کے مترادف ہے۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ حکومت برطانیہ نے اپنے نانکنگ اور ٹوکیو کے نمائندوں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ چینی اور جاپانی حکومتوں کو مطلع کر دیں کہ چین کے اندر جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے برطانوی باشندوں کے جان و مال کو جو نقصان پہنچے گا۔ اس کے لئے ان حکومتوں کو ذمہ دار ٹھہرانے کے لئے برطانیہ اپنے جملہ حقوق محفوظ رکھتا ہے۔ بین الاقوامی بستی میں جاپانی افواج نے برطانوی جائداد و سامان پر جو قبضہ کیا ہے اس کے خلاف بھی جاپان کے پاس پروٹسٹ بھیجا گیا ہے جاپانی حکومت کو یہ اطلاع بھیجی گئی ہے کہ خواہ جاپانی قبضہ حق بجانب بھی قرار دیا جاسکے۔ لیکن پھر بھی مناسب موقعہ پر حکومت برطانیہ کے لئے اپنا مطالبہ حکومت جاپان کو بھیجا جائے گا۔ اور اسے معاوضہ ادا کرنا پڑے گا۔

شنگھائی کا ۲۰ اگست کا تار مظہر ہے کہ چینی افواج نے اس گھاٹ کو بارود سے اڑا دیا ہے۔ جو دریا کی نشیبی جانب بند سے دس میل کے فاصلہ پر بنا ہوا تھا۔ جاپانی پوٹنگ کے قلعہ پر حملہ کرنے کے لئے اسی گھاٹ کو اپنی بحری افواج کے اتارنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ آدھی رات سے تھوڑا عرصہ بعد پوٹنگ کے آبی محاذ پر واقع گودام میں شعلے نکلنے لگ پڑے۔ اور اس سے قرب و جوار میں گرمی اس قدر بڑھ گئی کہ دریا کے وسط میں جو برطانوی جہاز لنگر ڈالے کھڑا تھا۔ اسے بھی گرمی محسوس ہونے لگی۔

کلکتہ ۲۰ اگست۔ بنگال اسمبلی کے آج کے اجلاس میں کانگرس کی وہ تخفیف کی تحریک رائے شماری کے بغیر مسترد کی گئی ہے۔ جو مصارف میں تخفیف کے لئے اہم ضرورت پر زور دینے کے لئے پیش کی گئی تھی۔ یہ تخفیف اس وقت پیش کی گئی تھی جبکہ جنرل ایڈمنسٹریشن کے مصارف کے لئے ۱۱۸۵۳۰۰۰ روپیہ کے عطیہ کا مطالبہ پیش کیا گیا۔ فنانس منسٹر نے اعلان کیا۔ کہ گورنمنٹ کا یہ ارادہ ہے۔ کہ تخفیف کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے ہاؤس کے مختلف طبقات کے لیڈروں کی کانفرنس منعقد کی جائے وزیر اعظم نے محرک سے درخواست کی کہ وہ تخفیف کی تحریک کو واپس لے لے لیکن اس کے متعلق ووٹ لئے گئے اور یہ تحریک گر گئی۔

لاہور ۲۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ آہلہ کے فسادات کے سلسلے میں گورنمنٹ نے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی اور جس میں ایک یوروپین افسر بھی تھا۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے لیکن گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ رپورٹ شائع نہ کی جائے۔

ناگپور ۲۱ اگست۔ مسٹر آر ایس روئیکار پریذیڈنٹ پراونشل ٹریڈ یونین کانگرس۔ مسٹر شرنگیکار پریذیڈنٹ ایگنٹی امپیریلزم لیگ۔ مسٹر للتا شنکر سیکرٹری آل انڈیا سٹوڈنٹس فیڈریشن نے ایک مشترکہ تار پنڈت جواہر لال نہرو صدر انڈین نیشنل کانگرس کو بھیجا ہے۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ انڈیمان کے بھوک ہڑتالیوں کے ساتھ ہمدردی کے طور پر ایک دن ہڑتال کرنے کا اعلان کیا جائے

شملہ ۲۰ اگست۔ مشرق بعید میں ہندوستانی فوجوں کے بھیجے جانے کے متعلق شملہ کے سرکاری حلقے راز داری سے کام لے رہے ہیں مگر معلوم ہوا ہے کہ یہ بات صحیح ہے کہ چین اور جاپان کی جنگ کے سلسلے میں ہندوستان سے بھی فوجیں بھیجی جائیں گی اس سلسلے میں عنقریب ایک سرکاری اعلان ہوگا۔

کیمبل پور ۲۰ اگست۔ صوبہ سرحد کے چند پولیٹیکل نظر بندوں نے جو درخواست گورنمنٹ کو دی تھی۔ کہ ان پر مقدمہ چلایا جائے یا انہیں رہا کیا جائے۔ اس پر پولیٹیکل افسران نے غور کیا ہے اور انہوں نے گورنمنٹ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ انہیں رہا کیا گیا۔ تو صوبہ میں بدامنی پھیل جائے گی۔ اس لئے موجودہ وزارت اب کچھ نہیں کرنا چاہتی۔

بنوں ۱۹ اگست۔ ریاست سوات سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ شہر منگورہ میں جو کہ دریائے سید و کے کنارے پر واقع ہے اور تقریباً ۱۰ ہزار باشندگان کی آبادی رکھتا ہے۔ تادم تحریر ۲۵ اشخاص لقمہ اجل ہو چکے ہیں۔ ۲۰ اشخاص زیر علاج ہیں۔ ریاست کی طرف سے باشندگان کو ہیضہ کا ٹیکہ لگوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ منگورہ میں طبی مرکز کھول دیا گیا ہے۔ جہاں سے ہر قسم کی طبی امداد اور ہدایت باشندوں کو مل سکتی ہے۔

AMRAT BUTI REG

(رجسٹرڈ)

امرت بوٹی

سینکڑوں بندگان خدا اور مایوس مریض غلط کار نوجوان اس بنگالی دوا سے مستفید ہوئے ہیں۔ دماغ جریان کثرت احتلام۔ سرعت کی بیماری کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ بہترین ٹانک دافع بواسیر ہے۔ وزن کو بڑھاتی تازہ خون پیدا کرتی ہے ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلا ۲/۱۲/۰۔ ۵۰ گولی کی شیشی بغیر امرت طلا ۱/۸ امرت طلا شیشی کلاں ۱۲/ خورد ۸/

مینیجر احمدیہ یونانی فارمیسی (رجسٹرڈ) جالندھر کینٹ

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی